رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت ۲ دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۴

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں بیان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے وکیل کے سوالات جرح کا جواب

۲۵۔ مارچ ساڑھے دس بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کورٹ میں تشریف لے جاکر کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور دس بجکر ۴ منٹ پر کارروائی شروع ہوئی ملزم کے وکیل کے سوالات کے جواب میں حضور نے جو بیان دیا۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

یہ عام قاعدہ نہیں ہے۔ کہ جس کا قرضہ جائداد سے زیادہ ہو۔ اور اس نے وصیت کرائی ہوئی ہو۔ اس کے ترکہ میں سے کچھ نہ لیا جائے۔

بعض اوقات کسی کی وصیت صدر انجمن منسوخ بھی کر دیتی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ محمد علی صاحب نے اس وقت وصیت نہ کی تھی۔ جبکہ وہ جیل میں تھے۔ بلکہ دیر کی کی ہوئی تھی۔ میرے سامنے محمد علی صاحب کی وصیت منظوری کے لئے پیش نہ ہوئی تھی۔ نہ کوئی اور پیش ہوتی ہے۔ میں نے محمد علی صاحب کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا تھا۔ مجھے ذاتی علم نہیں۔ کہ جماعت نے اس کے مقدمہ کی پیروی کی۔ میں نے سنا ہے۔ کہ کی۔ مرزا عبدالحق صاحب وکیل مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر۔ پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ میری جماعت کے ہیں مولوی فضل الدین صاحب نے اس کا ذکر مجھ سے کیا۔ پیر اکبر علی صاحب نے مجھے یاد نہیں۔ کہ کہا ہو۔ میں نے سنا ضرور تھا۔ کہ انہوں نے پیروی کی۔ مولوی فضل الدین صاحب کا عہدہ مشیر قانونی کا ہے۔ مرزا عبدالحق صاحب کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس وقت جماعت احمدیہ گورداسپور کے امیر تھے۔ اس وقت وہ جماعت احمدیہ گورداسپور کے پریذیڈنٹ ہیں۔

محمد علی صاحب کو سشن کورٹ سے موت کی سزا ہوئی تھی مجھے یہ ذاتی علم نہیں ہے۔ کہ میری جماعت نے ان کی ہائی کورٹ کی اپیل کے لئے چندہ کیا تھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ پریوی کونسل میں اپیل نہیں کی گئی تھی۔ یہ یاد ہے۔ کہ کسی نے گورنر سے رحم کی درخواست کی تھی۔ یہ معلوم نہیں۔ کس شخص کے نام پر وہ اپیل تھی۔ محمد علی صاحب صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے:۔

یہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ محمد علی صاحب واقعہ قتل سے کتنا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے۔ قادیان میں مجلس شوریٰ ہوئی تھی۔ جس میں بہت سے لوگ باہر کی جماعتوں کے آئے تھے۔ اس وقت محمد علی صاحب بھی آئے تھے۔ میں نے اس واقعہ قتل سے ۲۰-۲۲ روز قبل پبلک میں جو کچھ کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مباہلہ والوں پر خدا تعالےٰ کا عذاب آسمان سے آئے گا۔ وہ خدا کی گرفت میں آئینگے۔ نہ کہ انسانی عذاب میں:۔

"الفضل" یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں مباہلہ والوں کے متعلق جو ذکر ہے۔ وہ میری تقریر کا حصہ ہے۔ اور درست ہے۔ جب محمد علی صاحب جیل میں تھے۔ تو مجھے اتنا یاد ہے۔ کہ ان کا ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں انہوں نے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ مجھ سے یہ فعل احمدیت کی تعلیم کی ناواقفیت کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ اب میں نے سلسلہ کی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور مجھے اپنی غلطی کا علم ہوا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں۔ دعا کریں۔ خدا تعالےٰ میری غلطی معاف کر دے۔

وہ چٹھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ اس پر تین چار سال گزر چکے ہیں۔ البتہ میں نے اس کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں کیا تھا۔ اگر موقعہ ملے۔ تو وہ پیش کر سکتا ہوں:۔

مولوی شیر علی صاحب صیغہ تالیف و تصنیف کے ناظر ہیں۔ اپنی عدم موجودگی میں بعض اوقات میں نے ان کو قادیان کی جماعت کا امیر مقرر کیا۔ (اس موقعہ پر ملزم کے وکیل نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے کورٹ میں موجود ہونے پر اعتراض پیش کیا۔

کہ ان کو بھی گواہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مگر عدالت نے اس بناء پر اس اعتراض کو رد کر دیا۔ کہ سرکاری وکیل کو ان کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں)

۱۸ جولائی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جو خطبہ چھپا ہے۔ وہ میرا ہے۔ اور یہی وہ خطبہ ہے۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا۔ کہ پیش کر سکتا ہوں۔

میں اس مسلمان کو جہنمی جانتا ہوں۔ جو دیدہ دانستہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔ اور پھر توبہ نہ کرے۔ توبہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنی غلطی کا اقرار کرے۔ اسے گناہ سمجھے۔ اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرے۔

(س) آپ اس مسلمان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں یعنی اسے مسلمان مانتے ہیں یا کافر۔ جو کہ خدا کو ایک مانتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا آخری اور سچا پیغمبر جانتا ہو۔ اور قرآن کو خدا کی سچی اور الہامی کتاب مانتا ہو۔ نماز پڑھتا ہو۔ مرزا غلام احمد صاحب کو بُرا نہ کہتا ہو۔ مگر ان کو نبی بھی نہ مانتا ہو۔

(جواب) میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب خدا کے بھیجے ہوئے رسول اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں۔ اس لئے یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص سمجھ کر خدا تعالےٰ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان رکھتا ہو۔ اور پھر حضرت مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے۔

جو شخص خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں لاتا۔ قرآن کریم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ان تینوں امور کے باوجود حضرت مرزا صاحب کی باتوں کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

اگر کسی شخص میں وہ ساری شرائط پائی جاتی ہیں۔ جو اسلام میں مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ تو وہ مسلمان ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ پر ایمان لانے قرآن کریم کے ماننے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا سمجھنے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہوگا۔

حضرت مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والوں میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو مسلمان ہوں۔ اور ایسے بھی جو کافر ہوں۔ میں اس شخص کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ جو یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ گو یہ کہے۔ کہ میں ان کی تحریروں میں جو نبی کا لفظ آیا ہے۔ اس کے معنی حقیقی نبی نہیں کرتا۔ نبی کے سوا دوسروں کا ہر الہام قطعی اور کامل نہیں ہو سکتا

قادیان میں جو احرار کانفرنس ہوئی۔ اس کا مقصد احمدی عقائد کے خلاف تبلیغ کرنا نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر یہ غرض ہوتی۔ تو حکومت احمدیوں کو وہاں جانے سے نہ روکتی میرے نزدیک اس کا صرف احمدیت کے خلاف تبلیغ کرنا مقصد نہیں تھا۔

قادیان میں غیر احمدی بھی ہیں۔ احرار کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں۔ وہ میں نے کانفرنس کے بعد اخبار احسان اور زمیندار میں پڑھیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کے خلاف گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی نہیں کی۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ احمدی اخباروں نے تقریروں کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ مگر گورنمنٹ کو کوئی خط نہیں لکھا گیا۔

میں اپنی جماعت میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو حرامی نہیں کہتا۔ اس بناء پر حضرت مرزا صاحب نے بھی کسی کو حرامی نہیں کہا۔

ذریۃ البغایا کے معنے ہیں۔ بے وفا لوگوں کے طریق پر چلنے والے۔ یا بے وفا عورتوں کے طریق پر چلنے والے لوگ۔ بے وفا عورتیں یا جماعتیں بھی اس کے معنی ہیں۔ بغایا کے معنی بدکار عورت کے بھی ہیں۔ بغایا جمع ہے ممکن ہے مفرد معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہو۔ مگر لغت دیکھے بغیر اس کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔

میرے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مرزا صاحب کے آنے تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ سچ ہے۔ کہ اس عرصہ میں بعض نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ مگر میرے عقیدہ کے رُو سے ان کا دعوےٰ غلط ہے۔ اور ایسا دعوےٰ کرنے والے غلطی پر تھے۔

قادیان میں جو احمدی پٹھان رہتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ شریف آدمی ہیں۔ ان سے مجھے حملہ کرنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں بغیر حوالہ دیکھے نہیں کہہ سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو لاہوری فریق کے امیر ہیں۔ کوئی شکایت کی۔ کہ پٹھان مجھے مار نہ دیں۔

میں اپنی جماعت کے جس آدمی پر اس کی کسی غلطی کی وجہ سے ناراض ہوں۔ اس کا گھر بار ضبط نہیں کیا کرتا۔ بعض ایسے لوگ جن کے اخلاقی جرم اور ناپسندیدہ حرکات کا بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہو۔ اور وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان سے میں خواہش کرتا ہوں۔ کہ قادیان سے چلے جائیں۔ ان میں سے بعض جو نہیں مانتے۔ وہ نہیں بھی جاتے۔ میں خان کابلی کو جانتا ہوں۔ اس کے متعلق اپنی جماعت کے کارکنوں میں سے کسی نے جب مجھ سے دریافت کیا۔ کہ وہ ناپسندیدہ حرکات کرتا ہے۔ کیا کیا جائے۔ تو میں نے خواہش کی کہ وہ قادیان سے باہر چلا جائے۔

عدالت:۔ وہ قادیان سے چلا گیا تھا۔ (جواب) ہاں۔

میں نے اس کے رشتہ داروں سے کہا تھا۔ کہ جب تک وُہ اصلاح نہ کرے۔ قادیان نہ آئے۔

اس موقعہ پر ایک تحریر پیش کی گئی۔ جس کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ خط میرا ہی معلوم ہوتا ہے۔ گو اس کی سیاہی وہ نہیں جو میں عام طور پر استعمال کیا کرتا ہوں۔ اس میں وہ مضمون ہے۔ جو میں نے ایک چٹھی میں لکھا تھا۔

میں محفوظ الحق علمی کو جانتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ اسے نکالا گیا تھا۔ اس کے خلاف شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اس لئے سلسلہ کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وُہ کچھ دن رہا۔ اور پھر چلا گیا۔

میں محمد اسماعیل ولد حکیم قطب الدین صاحب کو جانتا ہوں۔ اس کو جماعت احمدیہ سے نکالا گیا ہے۔ ہمارا محکمہ جو امور عامہ ہے۔ اس نے میرے ایک قانون کی بناء پر اُسے نکالا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ماں باپ اور بہن کو جو احمدی ہیں۔ اس سے تعلقات نہیں رکھنے چاہئے تھے۔

شاہ عالم کو بھی جماعت سے نکالا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ وہ قادیان سے باہر نہیں گیا۔ نہ محمد اسماعیل باہر گیا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ گل نور کو جماعت سے خارج کیا گیا ہو۔ وہ اب قادیان میں ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ ابراہیم علی کو بید مارے گئے بید مارنے کی سزا ہم کسی کو نہیں دیتے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جیسے سکولوں میں سزا ملتی ہے۔ ہاتھوں پر سوٹیاں ماری گئی ہوں۔

میں عبدالسّلام ولد ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو جانتا ہوں مجھے یہ یاد ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی سزا تجویز کی گئی تھی۔ یہ یاد نہیں۔ کہ وہ سزا کیا تھی۔ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن بہت ممکن ہے۔ کہ اسکے باپ کو کہا گیا ہو۔ کہ وہ اُسے سزا دے۔ اور ممکن ہے۔ اسے سزا نہ ملی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس لڑکے کے باپ کو کہا گیا ہو۔ کہ اگر لڑکے کی والدہ اس کو منع کرتی ہے۔ کہ جو سزا اس کی اصلاح کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ وہ نہ لے۔ تو آپ اس سے تعلق نہ رکھیں۔

یاد تازہ کئے بغیر نہیں کہہ سکتا۔ کہ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کو اس لئے ۲۵ روپے جرمانہ کیا گیا۔ کہ تمہارا لڑکا سزا نہیں پاتا اور تم سزا دلانے کے لئے تیار نہیں:۔

جس کو اخراج کی سزا ملی ہو۔ اس سے تعلقات نہ رکھنے کے لئے کہنا میرا کام نہیں۔ ایسے اُمور اُمور عامہ کے متعلق ہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ناظر امورِ عامہ نے دوسری عورتوں کو ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کی عورت سے نہ ملنے کا حکم دیا۔ قادیان سے کسی کو چلے جانے کے لئے کہنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ آگے اس کے نتیجہ میں جو تفصیلات پیدا ہوں۔ وُہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہیں:۔

میں عبد الکریم صاحب کو جانتا ہوں۔ ان کے لڑکے عبد العزیز کے متعلق مجھے یاد ہے۔ کہ اسے جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ یا قادیان سے چلے جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ عبد الکریم صاحب کی لڑکی آمنہ کے متعلق مجھے یاد نہیں:۔

(اس پر عدالت ایک بجے لنچ کے لئے بند ہُوئی)

لنچ کے بعد کا بیان

۱۶- اپریل ۱۹۳۰ء کے الفضل میں جو خُطبہ ہے۔ اس میں آمنہ کے متعلق جو حوالہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ درست ہے خطُوط کے متعلق اس خطبہ میں جو حوالہ ہے۔ وُہ بھی درست ہے۔ شیخ فتح محمدؐ صاحب مینیجر سٹور قادیان کو بھی جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ وُہ کچھ عرصہ جماعت سے نکالے جانے پر بھی قادیان رہے پھر چلے گئے:۔

میں خواجہ اعجاز علی شاہ صاحب کو جانتا ہوں۔ یہ یاد نہیں کہ ان کو جماعت سے نکالا گیا تھا۔ اور نہ یہ یاد ہے۔ کہ کسی جماعت کے آدمی نے ان کو کلہاڑی سے مارا تھا۔ عبد العزیز۔ ابراھیم علی۔ عبد اللہ ولد نور دین میں سے کسی کی قادیان میں جائداد نہیں۔ شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ ان کی جائداد ہے۔ یا نہیں۔ ان کی جائداد ضبط نہیں کی جاتی۔ اور نہ ہم قانوناً کرسکتے ہیں۔ جن کو جماعت سے خارج کیا جائے:۔

عبد الکریم مباہلہ والا کا جہاں مکان تھا۔ وُہ جگہ میرے بھائی نے واجب العرض قادیان کی زیر دفعہ ۸۔ حاصل کی تھی اور صدر انجمن کو دی تھی:۔

میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وُہ جائداد جو غیر قابض اور غیر مالک کی ہو جس نے اس میں رہائش ترک کر دی ہو۔ بغیر قبضہ چھوڑے اس جائداد پر مالک قابض ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کے متعلق مجھے قانون کی واقفیت نہیں۔ اس بارہ میں وہی کہا جائے گا جو قانون کہتا ہے:۔

مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے مختار سے کہا تھا۔ کہ غیر مالکوں سے جن میں عبد الکریم کا باپ بھی شامل تھا۔ تحریر لے لی جائے۔ کہ اگر مکان چھوڑ جائیں۔ تو مالکوں کی جگہ ہوگی مجھے معلوم نہیں۔ اس کے لئے اس نے تحریر لی یا نہ لی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ عبد الکریم نے قبضہ چھوڑا یا نہ۔ مگر چار سال سے اس میں نہیں رہتا تھا۔ اور مکان بوسیدہ حالت میں تھا:۔

جماعت کے لوگوں کی اپیلیں یعنی مرافعے بعض میرے پاس آتے ہیں۔ جو قواعد اپیلیں کرنے کے متعلق ہیں۔ کہ کس حالت میں میرے پاس اپیلیں ہوسکتی ہیں۔ اُن کے متعلق ہدایات ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اپیلوں کے دائر کرنے پر فیس لی جاتی ہے۔ محکمہ نقول قائم کرنے کے متعلق مَیں نے کوئی ہدایت نہیں دی ہُوئی۔ اور نہ میرے علم میں کوئی محکمہ ایسا ہے۔ دستاویز پیش کردہ پر جو مُہر ہے۔ وُہ محکمہ اُمورِ عامہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور دُوسری محکمہ اقضا سے تعلق رکھتی ہے:۔

ہمارے وُہ احکام جو دیوانی معاملات کے متعلق ہوتے ہیں ان کی تعمیل اس طرح نہیں ہوتی جس طرح عدالت کے احکام کی (یعنے قرقی وغیرہ نہیں ہوتی) لیکن اہم کاموں میں جو تعمیل نہیں کرتے ان کو ہم برادری سے خارج کرنے کے لئے کہتے ہیں:۔

فرعون لفظ کے کئی معنی ہیں۔ اصطلاحی بھی اور وضعی بھی جو شخص جبر اور ظُلم سے حکومت کرے۔ اسے بھی فرعون کہہ دیتے ہیں مجھے معلوم نہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ کو فرعون کہا گیا۔

"الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگی" سے یہ بھی مراد ہوسکتی ہے بشرطیکہ سیاق وسباق خلاف نہ ہو۔ کہ کچھ ان میں سے ہم میں شامل ہوجائیں گے۔ اور کچھ باقی رہ جائیں گے۔ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ اس جماعت میں اختلاف پڑجائے گا:۔

خطبہ جو "الفضل" ۵ اگست میں شائع ہُوا ہے۔ اور جس میں ذکر ہے۔ کہ ہم کونے کے پتھر ہیں۔ میرا ہے۔ اور یہ حصہ درست ہے جب مَیں نے ملزم کی تقریر پڑھی۔ تو مَیں نے اُسے قابل اعتراض پایا۔ مگر اس کے فعل کے خلاف نفرت پیدا ہُوئی۔ اس کی ذات کے خلاف نفرت نہ پیدا ہُوئی:۔

ایسے الفاظ جو اشتعال پیدا کرنے والے اور نفرت پیدا کرنے والے ہوں۔ ان سے میرے دل میں ملزم کے خلاف نفرت و اشتعال اس لئے پیدا نہیں ہُوا۔ کہ میں نے اپنے نفس کو اس قابل بنایا ہُوا ہے۔ کہ کسی انسان کے خلاف میرے دل میں عداوت نہ پیدا ہو۔ میں ملزم کی تقریر سے زبانی کوئی ایسا لفظ نہیں بتا سکتا جو اشتعال انگیز اور نفرت انگیز ہے۔

(اس موقعہ پر اخبار زمیندار ۲۴ اکتوبر کا پرچہ پڑھنے کے لئے دیا گیا)

میں نے ملزم کی تقریر کو جو پرچہ زمیندار ۲۴ اکتوبر میں ہے دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعض فقرات قابلِ اعتراض ہیں۔ اور وُہ یہ ہیں:۔

(۱) فرعونی تخت الٹا جارہا ہے:۔

(۲) بعض مسلمان ایسے ہیں۔ جو مرزائیت کو ایک مستقل لعنت سمجھتے ہیں:۔

(۳) وُہ نقاب اتاریں۔ گھونگٹ کھولے۔ پردہ اٹھا کر باہر آئے۔ بنیئی پکڑے۔ مولا علی کے جوہر دیکھے کشتی لڑے غرض ہر ایک رنگ میں آجائے۔ وُہ موٹر میں آئے۔ میں ننگے پیر دوڑتا آؤں۔ وُہ دیبا اور حریر پہن کر آئے۔ میں گاندھی جی کی کھلڑی (کھدر) پہن کر آؤں۔ وُہ عنبری کھا کر آئے۔ میں بھوکا آؤں۔ وُہ زعفران کی چائے اور یاقوتی اور پلومر کی دوکان کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت میں پی کر آئے۔ میں اپنے نانا کی سنت میں پیٹ پر پتھر باندھکر آؤں:۔

(۴) ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور پولیس سب آئیں۔ اور دیکھیں کہ پانچ منٹ میں فیصلہ ختم ہوجاتا ہے یا نہیں۔ وُہ باہر نکلے۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہ کرے۔ کہ حکومت ہمارے سروں پر مسلط کردے۔ حکومت پانچ منٹ کے لئے غیر جانبدار ہو۔ پھر دیکھو۔ بخاری کا رنگ:۔

(۵) ان کی چالبازیوں کے باوجُود:۔

(۶) اس خبیث زمین پر معلوم نہیں۔ ہم کیوں آئے ہیں:۔

(۷) یہاں خاتم النبیین کی توہین ہوتی ہے:۔

(۸) واضح ہے صبح ہونے سے پہلے یہاں آگ لگی ہوگی:۔

(۹) مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ اور دیکھو۔ میں بشیر محمودؐ کو کیا کرتا ہوں:۔

(۱۰) ان کا کعبہ لنڈن بن جائے گا:۔

(۱۱) سے نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے۔ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

یہ ہے مسلمان کا عقیدہ۔ لیکن یہ مرزائی وہی ہیں جو خواجہ یثرب کی ہتک کرتے ہیں:۔

(۱۲) ابنِ مسعود مرزائیوں کے نقطۂ نظر سے واجب القتل ہے:۔

(۱۳) بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی طرف منسُوب کرکے کہا:۔ میرے مخالفین جنگلوں کے سؤر ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں:۔

اس اخبار کے علاوہ میں نے یہ تقریر اور ذریعہ سے بھی پڑھی تھی۔ اس مقدمہ کے دوران میں۔ تقریر کے متعلق کسی نے اس وقت تک مجھے کچھ نہیں بتایا۔ جب تک کہ زمیندار میں وُہ چھپی نہیں تھی۔ مجھے یاد نہیں ہے۔ کہ ملزم کی تقریر پڑھنے کے بعد میں نے خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔ یا الفضل نے ذکر کیا میرا خیال ہے۔ کہ بہت سے دفعے لوگوں نے اس تقریر کے

خلاف لکھے تھے۔ اور خطوط بھی لکھے تھے۔ ممکن ہے۔ کہ اُن میں سے کچھ خطوط دفتر میں موجود ہوں ؛۔

ملزم کی تقریر کے یہ معنی نہیں ہو سکتے۔ کہ سامعین کے عقائد کو بدلا جائے۔ کیونکہ کسی احمدی کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اصل غرض احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا تھی۔ بے شک اس کا یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ اس بغض کی وجہ سے لوگ احمدی نہ ہو جائیں ؛۔

تقریر کرنے والے نے جو فرعونی تخت کہا ہے۔ اس کو ہماری جماعت گالی سمجھتی ہے۔ اس لئے قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ہم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کے متعلق ایسا لفظ بولا گیا ہے۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ بعض مسلمان ایسے ہیں۔ جو احمدیت کو مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی احمدیت کے خلاف میں نے یہ لفظ نہیں پڑھا۔

یہ فقرہ کہ نقاب اتارے گھونگھٹ کھولے۔ باہر آئے جس کا ذکر فقرہ نمبر (۳) میں ہے۔ یہ میری ذات کے متعلق کہا گیا ہے۔ مگر الفاظ ٹانک وائن والا جو فقرہ ہے۔ وہ بانیٔ سلسلہ کے متعلق ہے یہ مجھے معلوم ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کسی دوکان سے ایک دفعہ ٹانک وائن جو دوائی ہے کھانسی کے لئے۔ اور جسے حال کو کا وائن بھی کہتے ہیں منگائی تھی۔ میں نے کبھی یا قوتی نہیں خریدی اپنی زندگی میں۔ بعض دوستوں نے بطور تحفہ کبھی پیش کی تو اس دوست کی خوشی کے لئے چکھ لی۔ استعمال کبھی نہیں کی میں نے زعفران کی چائے یاد ہے۔ ایک دفعہ زندگی میں پی۔ میں نے دیبا و حریر یعنی ریشمی کپڑا کبھی استعمال نہیں کیا۔ نہ اپنے لڑکوں کو پہننے کی اجازت دی ہے۔ میری موٹر گاڑی ہے جسے میں استعمال کرتا ہوں۔ لفظ خبیث کا استعمال قادیان کے متعلق گالی ہے۔ اس سے ہمارے مذہبی احساس کو ٹھیس لگتی ہے۔ کیونکہ ہم قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ایک دفعہ امرتسر میں دیکھا۔ جبکہ میں تقریر کر رہا تھا۔ ملزم اس میں شامل ہوا تھا۔ مجھے ملزم سے کوئی عداوت نہیں۔

یہ جو شعر ہے ؎

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اسے الگ پڑھا جائے۔ تو میں اس کے معنوں سے متفق ہوں لیکن اس کو اگلی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ یہ اشتعال انگیز ہے۔ فقرہ ۱۳ نجم الہدیٰ میں درج ہے مگر ملزم نے اپنی تقریر میں اصل فقروں سے جدا کر کے استعمال کیا ہے۔ اور یہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ آئینہ صداقت میری کتاب ہے۔

عدالت:۔ سوال متعلق آئینہ صداقت کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کیونکہ کتاب پیش نہیں کی گئی۔

میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے برتر نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ اور نہ ان کے برابر ہو سکتا ہے۔ ملائکۃ اللہ ایک کتاب ہے جس میں میری ایک تقریر درج ہے ؛۔

بیان ختم

اظہار افسوس

۲۷ مارچ کے الفضل میں حضرت امیر المومنین کا بیان درج کرتے ہوئے جو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ "کٹہرہ میں حضور کے لئے جو کرسی رکھی تھی۔ اس پر بیٹھ گئے۔ ملزم کٹہرہ میں کھڑا تھا اور آخر وقت تک کھڑا رہا"۔ افسوس ہے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ حضور بیان کے دوران میں بھی بیٹھے رہے۔ اور یہ درست نہیں۔ عدالت کی کارروائی شروع ہونے سے چند منٹ قبل حضور عدالت میں داخل ہوئے۔ اور عدالت کی خواہش پر کرسی پر بیٹھ گئے لیکن تمام بیان حضور نے حسب دستور کھڑے ہو کر دیا۔ یہ واقعہ اس قابل نہ تھا۔ کہ اسے درج اخبار کیا جاتا۔ مگر افسوس کہ درج ہوا۔ اور غیر محتاط الفاظ میں۔

ہمیں اس پر بھی افسوس ہے۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے متعلق یہ لکھا گیا۔ کہ وہ کھڑے رہے۔ یہ ایسی چھوٹی بات تھی۔ کہ الفضل جیسے پرچہ میں اس کا ذکر کرنا مناسب نہ تھا۔ ملزم کی حیثیت میں لوگ کھڑے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی ہتک نہیں ہوتی۔ ایسی تحریر الفضل میں شائع نہ ہونی چاہئے تھی۔ اور اس پر ہم اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح اس بیان میں بعض باتیں ایسی لکھی گئی ہیں۔ جو عدالت کے ریکارڈ میں نہیں آئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ الفضل کا رپورٹر عدالت کی کارروائی لکھنے کا عادی نہ تھا۔ اسکے متعلق بھی اظہار افسوس کیا جاتا ہے ؛۔

خریداران الحکم کو اطلاع

حضرت امیر المومنین کے سفر گورداسپور کے حالات یکجا شائع کرنے کیلئے ۲۸ مارچ کا الحکم یکم اپریل کو شائع ہوگا۔ احباب مطلع رہیں ؛۔

(محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم)

بروز جمعرات ۲۸ مارچ روزہ رکھیں!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ہر جمعرات کو سات روزے رکھنے اور اللہ تعالےٰ سے خاص طور سے دعائیں کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کی اہمیت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں حضور کے خطبات اور ارشادات جو الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ یہ تحریک جماعت کی ترقی اور دشمنوں کے شرور سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لحاظ سے یہ احباب کے اپنے ہی فائدہ کی تحریک ہے۔ مزید براں حضرت امیر المومنین کے ارشاد کی تعمیل کا ثواب اور حضور کی دعاؤں کی برکت حاصل ہوگی۔ پس احباب کو بطور یاد دہانی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء بروز جمعرات سوائے انکے جو معذور ہوں مرد و عورتیں ضرور روزہ رکھیں۔ اور دعائیں کریں۔ حضرت امیر المومنین نے جو دعائیں بتائی ہیں وہ بالخصوص کی جائیں روزہ رکھنے سے معذور عورتیں۔ بچے سب دعاؤں میں شریک ہوں ؛۔

احباب غیر ممالک کی زبانیں سیکھیں

لاہور میں روس۔ جرمن۔ فرنچ زبانوں کے سیکھنے کا انتظام ہوا ہے ہمارے دوستوں کو ان زبانوں کے سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ غیر ممالک میں تبلیغ آسانی سے ہو سکے۔ لاہور کے دوستوں کو خصوصیت سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

جماعت احمدیہ اکناف عالم تک پھیل کر رہے گی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۵ء بمقام گورداسپور

حسب ذیل تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ مارچ گورداسپور میں جماعت احمدیہ کے عظیم الشان اجتماع میں فرمائی ؛ (ایڈیٹر)

سورہٗ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں مسیح موعود کے متعلق جو خبر دی گئی ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہوگا۔ کہ میں کہوں

مسیح موعود کی جماعت

کے متعلق جو خبر دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع وہ جماعت اس سبزے کی طرح ہوگی۔ جو زمین میں سے نکلتا ہے۔ اور نہایت ہی

کمزور اور ناطاقت

ہوتا ہے۔ جدھر سے بھی ہوا چلے گی۔ اس سے وہ جھک جائے گا۔ یعنی ان کی کمزوری ایسی ہوگی۔ کہ جدھر سے بھی

مخالفت کی ہوا

آجائے۔ ان بے چاروں کو جھکنا پڑے گا۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ابتدائی ایام مسیح موعود میں جماعت احمدیہ دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں ایسی ہی ہوگی۔ جیسے

بتیس دانتوں میں زبان

ہوتی ہے۔ چھوٹا سا پودہ جب اس کی کونپل زمین سے نکلتی ہے۔ چاہے وہ گیہوں کا پودہ ہو یا آم کا۔ یا بڑ کا پودہ ہو۔ جس نے بعد میں ایک عظیم الشان درخت بننا ہوتا ہے اتنا نازک اور اتنا نرم ہوتا ہے۔ کہ ہوا کا جب ایک

معمولی سا جھونکا

بھی آتا ہے۔ تو اس سے وہ جھک جاتا ہے۔ دائیں طرف سے ہوا چلے تو بائیں طرف جھک جاتا ہے۔ بائیں طرف سے ہوا چلے تو دائیں طرف جھک جاتا ہے۔ اگر اس میں طاقت ہوتی ہے۔ تو صرف اتنی کہ وہ اپنی جڑ نہیں کھوتا ورنہ اس کا سر چاروں طرف جھکا چلا جاتا ہے۔ اپنی خواہش اس کی یہی ہوتی ہے۔ کہ میں بڑھوں اور مضبوط بنوں۔ مگر

ارد گرد کے حوادثات

کبھی اُسے ادھر جھکا دیتے ہیں۔ کبھی اُدھر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسیح موعود کا جو لگا ہوا پودہ ہوگا دنیا اُسے جھکا تو سکے گی۔ یہ تو

سنت الٰہی کے مطابق

ایک کام ہوگا۔ کہ اس پر حوادثات آئیں۔ دائیں طرف کی ہوائیں بھی اسے جھکا لیں گی۔ اور بائیں طرف کی ہوائیں بھی۔ مگر اس پودے کو جڑ سے نہیں اکھاڑ سکیں گی۔ بلکہ وہ بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ

وہ مضبوط ہو جائیگا

اور دُنیا کی مخالفانہ ہواؤں کا کچھ نہ کچھ مقابلہ کرنا شروع کردیگا اس وقت

زور زور کی آندھیاں

چلیں گی۔ اور اُسے جڑ سے اکھاڑنا چاہیں گی۔ گویا وہ پودہ جتنا بڑھتا جائے گا۔ اتنی ہی اس کی مخالفت ترقی کرتی جائے گی مگر آخر وہ وقت آئے گا۔ جبکہ اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی اور دُنیا کے حوادث اور مخالفت کی آندھیاں اسے اپنی جگہ سے کبھی ہلا نہ سکیں گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعجب الزرّاع

جس طرح کسان اس درخت کو دیکھ کر جو زور کی آندھیاں چلنے کے باوجود اپنے مقام سے نہیں ہل سکتا خوش ہو کر کہتا ہے۔ کہ اب یہ کتنا مضبوط درخت بن گیا۔ اسی طرح جب مسیح موعود کی جماعت ترقی کرے گی۔ اور

اکناف عالم تک اپنی شاخوں کو

پھیلا دے گی۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ خوش ہو کر کہے گا بتاؤ تو۔ کوئی شخص ہے جو اسے ہلا سکتا ہو۔ تب وہی آندھیاں جو پہلے اسے جھکا دیتیں۔ ہلا دیتیں اور

خطرات میں مبتلا

کر دیتی تھیں۔ آئیں گی اور یوں گزر جائیں گی۔ کہ پتہ بھی نہیں لگے گا۔ گویا اس کی مثال اس

بیل کی سی

ہوگی۔ جس کے متعلق لوگوں نے یہ بات بنائی ہوئی ہے کہ اس کے سینگ پر ایک دفعہ کوئی مچھر بیٹھا۔ تو تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد کہنے لگا۔ اگر تم تھک گئے ہو۔ تو میں اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ تم بیٹھے کب تھے۔ اڑنے کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ احمدیت کو ایک دن ایسا مضبوط کرے گا۔ کہ

حوادثات زمانہ

کا اُسے پتہ ہی نہیں لگے گا۔ بے شک وہ

ترقی کا زمانہ

ہوگا۔ بے شک وہ دنیوی کامیابی کا زمانہ ہوگا۔ بے شک وہ آراموں اور سکھوں کا زمانہ ہوگا۔ مگر اے عزیزو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آج کے دکھوں سے بڑھ کر وہ

برکت والا زمانہ

نہیں ہوگا۔ اگر آج ایک مومن کو کھڑا کر کے دکھایا جائے کہ ان مصائب کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے کتنے

بلند مدارج

مقرر کئے گئے ہیں۔ کتنی عظیم الشان اخروی ترقیات کا ابدی انعام اسے دیا جانے والا ہے۔ کتنی عزت اور رفعت کا اُسے مالک بنایا جانے والا ہے۔ اور پھر اُسے دکھایا جائے۔ کہ دُنیا میں احمدیت کس طرح ترقی کرے گی۔ اسے نظر آئے۔ کہ کس طرح

حکومتیں احمدی ہیں

بادشاہ احمدی ہیں۔ اور لوگ ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں سلام کر رہے ہیں۔ کس طرح احمدیت لوگوں کے

قلوب کو فتح

کر چکی ہے ؛

غرض اس زمانہ کے لوگوں کی دنیوی شان دکھا کر اگر وہ اخروی جزاء دکھائی جائے۔ جو موجودہ زمانہ کے مصائب کا نتیجہ ہے۔ اور پھر پوچھا جائے۔ تم دُنیا میں

حکومت کے تخت پر

بیٹھو گے۔ یا حضرت مسیح موعود کے لئے ماریں۔ اور گالیاں کھاؤ گے۔ تو یقیناً وہ

حقارت کے ساتھ

دُنیا کی حکومتوں کو ٹھکرا دے گا۔ اور کہے گا اے میرے خدا مجھے ماریں کھانا۔ اور تیری عزت اور جلال کے لئے تکالیف برداشت کرنا دنیوی انعاموں سے

بہت زیادہ محبوب ہے

پس اگلے جہان کے انعاموں کے مقابلہ میں ان دنیوی انعامات کی تو کوئی ہستی ہی نہیں۔ پس اے بھائیو گو اس وقت آپ لوگوں کے سامنے مشکلات ہیں۔ اتنی سخت مشکلات کہ ان کو دیکھ کر آپ کا دل ڈر رہا ہے۔ لیکن یقین رکھیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو

عالم آخرت میں جزا

ملے گی۔ تو آپ کو افسوس پیدا ہو گا کہ کن معمولی معمولی باتوں کا نام ہم نے قربانی رکھا بے شک کئی دوست ایسے ہیں جو اپنی عزت کے خطرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس محبت کی وجہ سے جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں ہے۔ وہ ان گالیوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جو مخالفوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جاتی ہیں۔ اور ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ مگر سچ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر

بڑا احسان اور کرم

کیا۔ کہ اس زمانہ میں آپ کو پیدا کیا۔ آج جو قربانیاں آپ لوگوں کو نظر آتی ہیں۔ مرنے کے بعد آپ ان پر ہنسیں گے اور کہیں گے یہ تو کچھ بھی چیز نہیں تھیں۔ اے خدا تو ہمیں پھر دنیا میں بھیج۔ تاہم پھر تیرے دین کی خاطر مصائب برداشت کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک بچے سے جس کے والد

جنگ میں شہید

ہو گئے تھے کہا۔ اے بچے میں تمہیں بتاؤں مرنے کے بعد تمہارے باپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے۔ آپ نے کہا شہادت کے بعد خدا تعالیٰ نے تمہارے باپ کی روح کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا تو نے اتنا اچھا کام کیا ہے کہ میں تجھ پر بہت خوش ہوں۔ تو مجھ سے جو مانگنا چاہے مانگ۔ تیرے باپ نے جواب دیا۔ اے خدا

صرف ایک خواہش

ہے اور وہ یہ کہ تو مجھے پھر دنیا میں زندہ کر تا میں پھر تیرے دین کے لئے مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مطالبہ سنا تو وہ ہنسا اور اس نے کہا۔ اگر میں نے یہ قانون نہ مقرر کیا ہوتا۔ کہ مردے دوبارہ دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ تو میں تجھے واپس بھیج دیتا۔ تو مومن جس وقت اگلے جہان کے ان انعامات کو دیکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کئے۔ تو وہ حیران ہوتا ہے اور کہتا ہے میں اپنی

ناچیز خدمات

کو قربانیاں کیوں گنتا رہا۔ اس پر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے پھر دنیا میں بھیجے تاکہ وہ پھر دین کی خدمت بجا لائے۔ جس طرح کمزور لوگوں کے دلوں میں بسا اوقات یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ مشکلات کا زمانہ جلدی گذر جائے۔ اسی طرح مومنوں کے دلوں میں

اگلے جہان کے انعامات

دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہو گی۔ کہ کاش انہیں پھر ان مشکلات سے حصہ پانے کے لئے دنیا میں لوٹایا جائے۔

پس خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ اپنی

اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت

دی۔ جو وہ اپنے پیاروں کو دیا کرتا ہے۔ تم مت دیکھو اپنے بوسیدہ لباسوں کو۔ مت دیکھو ان گالیوں کو جو تمہیں دی جاتی ہیں۔ مت دیکھو اس شورش کو جو تمہارے خلاف برپا ہے کیونکہ تم ہی ہو جو خدا کے جلال کے تخت پر اس کے دائیں ہاتھ بیٹھنے والے ہو۔

اس کے بعد میں

دوستوں کو اطلاع

دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگرچہ میری گواہی ختم ہو گئی ہے مگر اس پر سرکاری وکیل کی جرح باقی ہے۔ اور اس کے لئے پرسوں میں پھر آؤں گا۔ یہ

چند دن کی تکلیف

ہے۔ جو آپ لوگوں کو اٹھانی پڑی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہیں۔ اور جتنے دن بھی اس طرح گذر جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا موجب ہوں گے۔ میرے لئے بھی گو آنے جانے میں ظاہری طور پر تکلیف ہے۔ لیکن درحقیقت یہ تکلیفیں کچھ بھی چیز نہیں۔ اسی طرح جماعت کے وہ مخلصین جو دن بھر یہاں موجود رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ دن

برکات کا موجب

ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اب اور ایک دن بڑھا دیا ہے۔ اور ہم اس کی رضا پر ہر حالت میں خوش ہیں۔

احراریوں کو چیلنج

انجمن اسلامیہ اکھنور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر احراریوں نے ایک خود ساختہ احمدی مستری محمد شفیع ساکن کاہنا چک کے ارتداد کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ یہ شخص کبھی نہ احمدی ہوا تھا۔ اور نہ ہمارے ساتھ اس کا تعلق تھا ہم احراریوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ مستری مذکور کا احمدی ہونا ثابت کریں۔ ایم عنایت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ اکھنور

اخبار احسان کی ایک غلط بیانی کی تردید

دعوت مباہلہ منظور

الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء میں حافظ آباد میں مباہلہ نہ ہونے کی اصل وجہ بیان کر دی گئی تھی۔ لیکن اخبار احسان نے اپنی امتیازی علامت کو برقرار رکھنے کے لئے ۲۱ مارچ ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں ایک مزورانہ تحریر شائع کر کے کذب بیانی کا حق ادا کر دیا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے۔

"چودہری کرم الٰہی صاحب نے کہا۔ کہ جلال الدین شمس قادیانی ایک گھنٹہ تقریر کریں گے۔ مسلمانوں نے اس کو بھی منظور کر لیا۔ لیکن مرزائی اس پر بھی آمادہ نہ ہوئے"

یہ کذب بیانی ایسی ہے کہ میں نہیں سمجھتا حافظ آباد کا کوئی شریف آدمی اس کی تصدیق کرے۔

پھر لکھتا ہے "غیر مسلم حضرات کے فیصلہ کا سننا ہی تھا کہ مرزائی میدان سے بھاگ نکلے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا" یہ بھی صریح جھوٹ ہے۔ ہماری طرف سے اس امر پر زور دیا جا رہا تھا۔ کہ مباہلہ کلام اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور اس کو کھیل تماشا نہیں بنانا چاہیئے۔ لیکن ہر وہ شخص جو اس جگہ پر حاضر تھا۔ جانتا ہے۔ کہ غیر احمدی حضرات نے اس میدان کو دنگل بنایا ہوا تھا وہ لوگ جنہوں نے شاید کبھی پانچ وقت نماز بھی نہ ادا کی تھی۔ اور جو دس اشخاص فریق مخالف نے پیش کئے تھے۔ ان میں سے بعض قطعاً احمدیت سے ناواقف تھے لیکن باوجود اس کے فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا کہ مباہلہ سے پہلے تقریریں ہوں۔ اور بغیر کسی فیصلہ ہونے کے لوگوں کے شور کی موجودگی میں محمد عالم دوکاندار نے اپنی پنجابی نظم پڑھنی شروع کر دی۔ پھر نظم کا ختم ہونا تھا۔ کہ انہوں نے میدان سے بھاگنے کی کوشش کی اور جماعت احمدیہ بفضل خدا وہیں کھڑی رہی۔ اور میں نے اسی وقت اس پنجابی نظم میں مذکور افتراؤں کی تردید میں تقریر کی۔ لیکن فریق مخالف میں سے چند اشخاص کے سوا باقی سب بھاگ گئے

پھر احسان لکھتا ہے۔ "مسلمانان حافظ آباد جلال الدین شمس اور "الفضل" کے ایڈیٹر کو دعوت مباہلہ دیتے ہیں۔ اگر ان میں صداقت ہے۔ اور وہ مرزائے آنجہانی کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو میدان میں آئیں اور مباہلہ کریں۔ فیصلہ خداوند تعالیٰ پر چھوڑیں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ...

احراریوں کا ایک نہایت ہی اشتعال انگیز پوسٹر

قابلِ توجہ ذمہ وار حکام

حال میں احراریوں نے قادیان میں اپنے بورڈ چسپاں کرکے جو نہایت ہی گندہ اور بے حد اشتعال انگیز پوسٹر بر سر بازار عام گزرگاہ پر کئی دن تک لگائے رکھا۔ اس کے چند اقتباسات ہم ذمہ وار افسروں کی توجہ کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔ ان سے وہ اندازہ لگائیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جماعت احمدیہ کے مرکز میں کس قدر اشتعال انگیز اور امن سوز کارروائیاں کی جا رہی ہے۔ اس اشتہار میں جس کا عنوان ہے "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" اور محمد غلام کے نام سے اقبال پریس ملتان میں چھپایا گیا ہے۔ لکھا ہے۔ "غلام احمد اور اس کے تابعین مومنان کافر ہو گئے ہیں۔ مرتد ہیں۔ اور مرتد اصلی کافر و مشرک سے بدتر ہے۔ اور مرتد کا حکم دنیا میں یہ ہے کہ مومنوں پر فرض ہے۔ کہ اس کو قتل کر دیں۔ چنانچہ کابل کی سلطنت نے اس حکم پر عمل کرکے بعض مرزائیوں کو سنگسار اور بعض کو توپ سے اڑا دیا۔ اور اس کا مال مومنوں پر حلال ہے۔ جس طرح سے ہو سکے کھائیں اور نکاح اس کا فسخ ہے۔ بلا عدت اس کی عورت کے ساتھ نکاح جائز ہے اور نکاح اسلام کے چار مذہب میں اس کے ساتھ حرام ہے۔ بلکہ مومنوں پر لازم ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے اس کی عورت کے ساتھ نکاح کر دیا کریں۔ اور اس کو بڑی عبادت اور اسلام کی تقویت سمجھیں۔ تاکہ غلام احمد کی پیروی سے باز آ جائیں۔ قصاص۔ حدود رجم قرآنی میں بھی یہی تنبیہ تھی۔ اور میت مومن کے میراث سے محروم ہے۔ اور مرتد کا حکم بعد از موت یہ ہے۔ کہ غسل کفن جنازہ نہ دیا جائے۔ اور مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن نہ کیا جائے۔ ایک پارچہ میں لپیٹ کر کسی کھڈ میں دبا دیا جائے۔ قیامت میں ہمیشہ اس کے لئے دوزخ مقرر ہے"۔

پھر لکھا ہے۔ کہ "افسوس غیر مذہب اسلام کی بادشاہی میں نہ ہوتا۔ نبوت کی تبلیغ کے لئے عرب روم۔ ایران۔ کابل کیوں نہیں گیا۔ کاش کہ وہاں جاتا اور یہ فساد نہ پھیلتا"۔

پھر لکھا ہے: "اگر کسی کو غلام احمد کے مرتد ہونے میں شک ہو تو انگلی کے ساتھ زمین پر اپنے خیال میں اس کی شکل بنائے۔ اور جوتی کے ساتھ چار پانچ مرتبہ اس شکل کو مارے۔ اگر مزا آیا۔ تو مغل غلام احمد کو مرتد کہے۔ ورنہ نہ کہے"۔

پھر لکھا ہے "جس حرامی نے کہا ہے کہ ہندوؤں کے اوتار انبیاء ہیں۔ اس مادر گائے گمراہ ولد حرام جاہل نے غلط کہا ہے"۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خوف اور شرم و حیا کو دل سے نکال کر مشتہر لکھتا ہے۔ "صد لعنت ایسے بد ذات نبی پر"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے لکھا ہے: "تمہارا باپ کافروں کی مدد اور نگہبانی سے مسلمانوں سے بچ گیا تھا۔ ورنہ مسلمان ہرگز اس کو زندہ نہ چھوڑتے تمہارا اور مرزائیوں کا بھی یہی حال ہے۔۔۔۔ تم ہم مسلمانوں کو دو تین عورتیں دیگر قدیمانہ اسلام سے پھیرتے ہو"۔

اس اشتہار میں احمدیوں کو قتل کرنا مسلمانوں کا فرض بتایا گیا ہے۔ ان کے اموال اور املاک کو ڈاکہ زنی اور زبردستی لوٹ لینے اور تباہ کر دینے کی تحریک کی گئی ہے اور ان کی عورتوں کا اغوا اسلامی تعلیم کا مقتضیٰ بتایا گیا ہے اس قسم کا شر انگیز پروپیگنڈا ایک خاص طبقہ کے لوگوں کی طرف سے عرصہ سے ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے۔ "احسان" اور "زمیندار" میں اس مطلب کے کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اور اس سے قبل بھی جب ۱۹۲۴ء میں امان اللہ خان معزول بادشاہ افغانستان نے ہمارے احمدی بھائیوں کو نہایت بے دردی سے سنگسار کرایا تھا۔ تو اس کے اس فعل کو اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ثابت کرنے کے لئے مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے نام سے متعدد آرٹیکل زمیندار میں شائع کئے تھے۔

یہ اشتہار قادیان میں بورڈ پر ایک شخص عبد الحق نیچہ بند نے جو مقامی احرار کا سرگرم کارکن ہے لگایا اس کے متعلق ہمارے پاس شہادتیں موجود ہیں۔ اور ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس بھی اس کی نقل حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے ہم ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس فتنہ پردازی کے انسداد کے لئے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

دراصل ایسی تحریریں اور تقریریں ہی تمام فساد کی جڑ ہیں۔ جنہیں روکنے کے بجائے جو اس کا صحیح علاج ہے کبھی قادیان میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی جاتی ہے۔ اور کبھی کوئی اور ایسا ہی غیر ضروری قدم اٹھایا جاتا ہے۔ حالانکہ صحیح طریق یہی ہے۔ کہ ایسی باتوں کی اشاعت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تا آئندہ فتنہ کا دروازہ بند ہو۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ تا ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء حضرت امیر المومنین کی بیعت کرنیوالوں کے نام

دستی بیعت

نمبر	نام	ضلع
۱	دین محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲	سراج دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳	محمد رفیع صاحب	〃 〃
۴	علی احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۵	علی گوہر صاحب	〃 〃
۶	غلام حیدر صاحب	〃 〃
۷	اسماعیل صاحب	〃 〃
۸	غلام محمد صاحب	〃 〃
۹	محمود احمد صاحب	〃 〃
۱۰	سردار علی صاحب	〃 〃
۱۱	خیر دین صاحب	راج پور
۱۲	کرم داد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۳	حیات محمد صاحب	〃 〃
۱۴	عبداللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۱۵	سادھو صاحب	ضلع گورداسپور
۱۶	ابراہیم صاحب	〃 〃
۱۷	سلطان صاحب	〃 〃
۱۸	محمد شریف صاحب ولد نواب الدین صاحب	〃
۱۹	محمد شریف صاحب ولد مہندو	〃
۲۰	رحمت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۲۱	علی بخش صاحب	〃 〃
۲۲	غلام محمد صاحب	〃 〃

تحریری بیعت

نمبر	نام	ضلع
۲۳	رحمت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۲۴	جنت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۲۵	محمد عبد اللہ صاحب	بنگال
۲۶	چودہری رحمت خانصاحب	ضلع ہوشیارپور
۲۷	خواجدین صاحب	ضلع گجرات
۲۸	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃
۲۹	نور بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۳۰	چودہری محمد خانصاحب	ضلع گجرات
۳۱	غلام رسول صاحب	سندھ
۳۲	علم الدین صاحب	ضلع ہوشیارپور
۳۳	عبد الکریم صاحب	کوئٹہ
۳۴	محمد عظیم صاحب	کشمیر
۳۵	محمد خلیل صاحب	〃
۳۶	محمد علی صاحب	〃
۳۷	خفتہ بی بی صاحبہ	〃
۳۸	جنت بی بی صاحبہ	〃
۳۹	رحمت بی بی صاحبہ	〃
۴۰	خورشید بی بی صاحبہ	〃
۴۱	عبد الخالق صاحب	〃

ضروری خبریں

احمد آباد - ۲۴ مارچ - ریاست بھوانگر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولیس اور بعض ایسے اشخاص میں شدید تصادم واقع ہوگیا۔ جو ریاست کی حدود میں ناجائز شراب کی درآمد کر رہے تھے۔ متعدد کانسٹبل مجروح ہوئے۔ ایک کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔

نئی دہلی - ۲۴ مارچ - آل انڈیا کمیونل ایوارڈ کانفرنس نواب صاحب ڈھاکہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ حاضرین میں علاوہ دیگر معززین کے نواب صاحب چھتاری۔ مولانا شوکت علی۔ سر اے ایچ غزنوی۔ سر محمد یعقوب۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ۔ مسٹر محمود سہروردی۔ خواجہ حسن نظامی۔ سیٹھ عبداللہ ہارون اور مولانا شفیع داؤدی وغیرہ تھے۔ کانفرنس نے کئی قراردادیں منظور کیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرقہ وار فیصلہ مسلمانان ہند کے جائز مطالبات سے بہت کم ہے لیکن چونکہ ملک کے سامنے اس سے بہتر کوئی سکیم موجود نہیں جس کو بالاتفاق منظور کر لیا گیا ہو۔ اس لئے مسلمانوں نے یہ عزم کر لیا ہے کہ اس کو منظور کر لیا جائے۔ اور جب تک فرقہ وار مسئلہ کے متعلق کوئی اور متفقہ فیصلہ ظہور میں نہیں آتا اس وقت تک اسی پر عمل کریں۔

ٹوکیو کی جمعیت اسلامیہ نے صحیح بخاری کا ترجمہ جاپانی زبان میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کے لئے اہل دمشق نے ایک غلاف سبز حریر کا تیار کیا ہے۔ سارا غلاف خواتین نے اپنے ہاتھوں سے بنا

لاہور - ۲۳ مارچ - ڈائرکٹر صاحب ڈاک خانہ جات و تار کی بدولت لاہور اور کولمبو کے مابین ٹیلی فون کا سلسلہ قائم ہوگیا ہے۔

واردھا - ۲۳ مارچ - گاندھی جی نے آج سے چار ہفتہ کے لئے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ جو ۱۹ اپریل کو ختم ہوگی ۱۹ اپریل کی صبح کو آپ دیہاتی صنعتوں کی نمائش کے افتتاح کے لئے جو بمقام اندور منعقد ہو رہی ہے۔ اندور روانہ ہونگے۔ اس خاموشی کی اس کے سوا اور کوئی غرض نہیں کہ گاندھی جی کو بہت سے خطوط لکھنے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کو ایک اہم غیر مطبوعہ کتاب پر نظر ثانی کرنی ہے۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۶۲ سال کی

حکومت کے بعد الجزائر کے لوگوں نے فرانسیسی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ فرانسیسی حکومت الجیریا میں فرانسیسی شراب کی فروخت کو ترجیح دیتی ہے۔ حالانکہ الجیریا میں دیسی شراب نہایت سستے داموں مہیا کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ اس امر پر بضد ہے کہ الجیریا سے جو مال برآمد ہوتا ہے وہ فرانسیسی جہازوں ہی میں لے جایا جائے۔ اس وقت ساٹھ لاکھ اہل الجیریا نے فرانسیسی حکومت کے خلاف بغاوت کر رکھی ہے اور فرانسیسی جنوبی افریقہ کے طول و عرض میں تحریکِ آزادی جاری ہے۔

لاہور ۲۴ مارچ - جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر نامزد ہونے اور سردار بہادر موہن سنگھ کے انڈیا کونسل میں چلے جانے کی وجہ سے پنجاب کونسل میں جو دو اسامیاں خالی ہوئی ہیں ان کے لئے ۴ اپریل کو نام منتخب کئے جائیں گے۔ ۵ اپریل کو نامزد ارکان کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو ۲۶ تا ۳۰ اپریل بذریعہ ووٹ انتخاب ہوگا۔

ریزرو بنک کے متعلق کلکتہ سے ۲۵ مارچ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ یکم اپریل ۳۵ء سے اس کا افتتاح ہو جائے گا۔ تا انتظام وغیرہ ٹھیک ٹھاک کیا جا سکے۔ بنکنگ کا کام یکم جولائی ۳۵ء سے قبل شروع نہیں کیا جائے گا۔

ساردا ایکٹ میں ترمیم کی جو تحریک اسمبلی میں پیش ہے۔ اس کے متعلق مدراس کی ہندو سنٹرل کمیٹی نے وائسرائے ہند کو ایک میموریل ارسال کیا ہے کہ اسے نامنظور کر دیا جائے۔ کیونکہ ہندو مذہب کے رو سے بیاہ شادی سوشیل نہیں بلکہ ایک مذہبی معاملہ ہے۔

ڈامنڈ جوبلی انسٹی ٹیوٹ لاہور کے جو طلبا ایک عرصہ سے ہڑتال پر ہیں۔ ان میں سے ۲۵ مارچ کو ۴۸ طلبا کو جو سکول کے دروازوں پر پکٹنگ کر رہے تھے اور کسی کو اندر نہیں جانے دیتے تھے۔ سٹی مجسٹریٹ کے حکم سے پولیس نے گرفتار کر لیا۔

گداگری کے انسداد کے ایکٹ کے ماتحت لاہور میں چالان شدہ گداگروں کو مجسٹریٹ کی طرف سے رہا کر دئے جانے کی جو خبر ایک گذشتہ پرچہ میں درج کی گئی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ ان کو جرمانہ

لنڈن - ۲۳ مارچ - کل دارالعوام میں سر سیموئل ہور سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا وہ پنجاب میں ایوان ثانی قائم کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرینگے۔ وزیر ہند نے کہا نہیں۔ کیونکہ پنجاب میں ایوان ثانی کے خلاف زبردست مخالفت پائی جاتی ہے۔

بمبئی ۲۳ مارچ - ہفتہ مختتمہ ۲۳ مارچ کو بمبئی سے ۳۶ لاکھ ۵۵ ہزار اڑسٹھ روپیہ کا سونا لنڈن بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے معیار طلا ترک کیا ہے۔ دو ارب ۲۵ کروڑ ۱۹ لاکھ ۱۳ ہزار ایک سو پینسٹھ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ مارچ - ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے وزیر داخلہ مسٹر کورڈن ہل نے اہل جرمنی کی عسکری سرگرمیوں کے خلاف مذمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام معاہدوں کی پابندی حد درجہ ضروری ہے۔ لیکن آپ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ حکومت اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔

احمدی جماعتوں سے توقع

جو مضمون الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء میں بعنوان "ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور تقویٰ سے کام لیں" شائع ہوا ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ نے اسے بائیس ۲۲ ہزار کی تعداد میں بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع کیا ہے وہ جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جماعتیں اس کی اشاعت میں پورے اہتمام سے کام لیں گی جن جماعتوں کو یہ پوسٹر اور ٹریکٹ نہ پہنچے ہوں۔ وہ براہ راست نظارت دعوت و تبلیغ سے حاصل کریں۔ احباب اشاعت میں اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ان کی تقسیم ایسے لوگوں میں ہو۔ جو سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اور سنجیدگی سے مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق صحیح صحیح معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی